بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل ۸۲۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

۳۸

یوم جمعہ

جلد | یکم ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۶ ذی الحجہ ۱۳۶۵ ھ | یکم نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تا حال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ گو طبیعت نسبتاً روبہ صحت ہے۔ ٹانگ اور بازو میں آہستہ آہستہ طاقت پیدا ہو رہی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

وقت آگیا ہے کہ جماعت تبلیغ کیلئے وقف در وقف ہو

ہم نے ساری دنیا کو احمدی بنانا ہے

بغیر دیوانہ کہلائے منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء بمقام بیت الفضل لاہور

مرتبہ: مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں رسولوں کا ایک ہی کام بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وما ارسلناک الا مبشراً ونذیراً کہ ہم نے تجھے ایک ہی کام کے لئے بھیجا ہے۔ جس کے دو حصے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تو مومنوں کو بشارت دے۔ اور دوسرے متکبر اور سرکش انسانوں کو ہوشیار کرے۔ اس آیت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ

نبی کا کام

یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس پر ایمان لے آئیں ان کی تربیت کرے۔ اور جو اسے نہیں مانتے ان کو سمجھائے۔ کہ وہ سچائی کو قبول کرلیں۔ نبی اپنے ماننے والوں کے لئے بشیر اور نہ ماننے والوں کے لئے نذیر ہوتا ہے۔ نبی کی تعلیم پر عمل کرنے سے دنیا میں نیکی اور تقویٰ پھیلتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو آرام اور سکھ کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور بلحاظ نذیر ہونے کے غافل لوگوں کو ان کی خواب غفلت سے جگایا جاتا ہے۔ اور سیدھے راستے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ انبیاء جو کام شروع کرتے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد ان کی جماعتیں ان کاموں کو جاری رکھتی ہیں۔

نبوت کی ضرورت

اسی وقت ہوتی ہے۔ جب لوگ ہدایت سے دور چلے جاتے ہیں۔ اور پہلے نبی کی تعلیم اور اس کے مشن کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی جد و جہد ختم ہو جاتی ہے۔ دلوں میں محبت کی بجائے شقاق اور نفاق جاگزیں ہو جاتا ہے۔ اور ان میں اس قدر پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ ان دلوں کا جمع کرنا محال ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں نبی آتا ہے۔ وہ آکر ان چیزوں کو دور کرتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کے عقائد اور اخلاق سہولت کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک بہت بڑی کشمکش کے بعد حق غالب آتا ہے۔ اور باطل اپنی پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے۔ جب لوگ اپنے غلط عقیدوں پر پختہ ہو جاتے ہیں۔ تو وہ ان کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ان غلط عقائد کو ان کے دلوں سے نکالنے کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ معمولی معمولی عادتوں کا چھڑوانا بعض اوقات کئی سال لگا دیتا ہے۔ تو غلط عقائد کس طرح یکدم بدلے جا سکتے ہیں۔ بڑے آدمی تو ایک طرف رہے۔ بچوں کی بدعادات کا دور کرنا ہی بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے

ایک لمبی جد و جہد کی ضرورت

ہے۔ جب بچوں کی بدعادات بدقت مشکل سے چھڑائی جا سکتی ہیں۔ تو کسی انسان کا یہ سمجھ لینا۔ کہ وہ بڑے آدمیوں کے اعمال و عقائد کو آسانی سے تبدیل کرلے گا سراسر نادانی ہے۔ اس کام کے لئے جب تک رات دن ایک نہ کئے جائیں کامیابی ناممکن ہے۔

حضرت آدم

سے لے کر آج تک ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کے لوگوں نے انبیاء کے پیغام کو آسانی اور سہولت سے نہیں مانا۔ اگر وہ ماننے کے لئے تیار ہوتے۔ تو ان کو دکھ اور تکلیف کیوں دیتے۔ حضرت آدمؑ کو اس مقام سے نکلنا پڑا۔ جس کو قرآن کریم نے جنت کہا ہے۔ اور انہیں

پُر مصائب زندگی

کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت نوحؑ کو بھی دشمنوں کی تکلیفوں کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ قوم کے اس سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر طوفان لایا۔ اور ان کو غرق کر دیا۔ اگر وہ آسانی سے مان جاتے اور حضرت نوحؑ سے اس قسم کا سلوک نہ کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو غرق نہ کرتا۔ حضرت ابراہیم کے لئے ان کے دشمنوں نے چتا تیار کی۔ اور ان کو آگ میں ڈال کر جلانے کا ارادہ کیا۔ آخر حضرت ابراہیمؑ کو ہجرت کرنی پڑی۔ اور اپنے

ملک کو خیر باد کہنا پڑا

حضرت موسیٰؑ کی قوم نے فرعون کے ہاتھوں بہت دکھ اٹھائے۔ آخر اپنے ملک کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے فرعون نے پیچھا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور آپ کے ساتھیوں کو نجات دی۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔

اور فرعون کو غرق کر دیا۔ حضرت عیسیٰ ع کے دشمنوں نے بھی وہی پہلی چال چلی۔ حضرت عیسیٰ ع کو صلیب پر لٹکا کر مارنے کی کوشش کی گئی۔ آپ کے حواریوں کو مارا پیٹا گیا۔ اور بعض کو شہید کیا گیا۔ اور ایک لمبے عرصے یعنی تین سو سال کے بعد جا کر آپ کی جماعت قائم ہوئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو اور آپ کے ساتھیوں کو جو دکھ دیئے گئے۔ وہ تمام انبیاء کے مخالفین سے بڑھ کر تھے آپ کے دشمنوں نے بے گناہ بچوں اور عورتوں کو قتل کیا۔ اور اس قدر مظالم کئے۔ کہ ان کو بیان کرتے ہوئے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہر نبی کے خلاف اس کے دشمنوں کا کینہ و بغض بتاتا ہے۔ کہ غلط عقائد کو دلوں سے نکالنا آسان کام نہیں۔ ہمارے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گو آپ کے دشمنوں نے تکلیفیں دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ ایک ایسے ملک میں پیدا ہوئے۔ جہاں آئینی حکومت تھی۔ اور دشمن اپنی ناپاک کوششوں کے باوجود آپ کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچا سکے۔ لیکن ہندوستان سے باہر افغانستان میں ہمارے پانچ احمدی شہید کئے گئے۔ مصر میں ایک احمدی شہید کیا گیا۔ اور کئی ملکوں میں احمدیوں کو بہت سخت تکلیفیں دی گئیں۔ ابھی پیچھے ہی ایک احمدی دوست

شریف دوتسا

نامی جو کہ البانیہ کے رہنے والے تھے۔ امن پسند ہونے اور کمیونزم کے خلاف آواز اٹھانے کی وجہ سے شہید کئے گئے۔ ہمارے ملک میں چونکہ آزاد حکومت نہ تھی۔ اس لئے دشمن احمدیوں کو سنگسار نہ کر سکے اور نہ ہی ان کو پھانسی پر لٹکا سکے۔ اس کے سوا احمدیوں کو ہر قسم کی تکلیفوں کا نشانہ بنایا گیا۔ انہیں گھروں سے بے گھر اور وطن سے بے وطن کر دیا گیا۔ اور جہاں تک بس چلا۔ مار پیٹ سے بھی دریغ نہ کیا۔

قادیان میں

ہی جس کے ہم مالک ہیں۔ لوگوں نے آپس میں سمجھوتہ کر کے ہمارا کلی طور پر مقاطعہ کر دیا۔ قادیان کے حجاموں کو منع کر دیا گیا۔ کہ وہ ہماری حجامت نہ بنائیں۔ دھوبیوں کو منع کر دیا گیا۔ کہ وہ ہمارے کپڑے نہ دھوئیں۔ کمہاروں کو منع کر دیا گیا۔ کہ وہ ہمیں برتن بنا کر نہ دیں۔ قصابوں کو منع کر دیا گیا۔ کہ وہ ہمیں گوشت نہ دیں۔ غرض ہر قسم کی تکلیفیں ہمیں دی گئیں۔ یہاں تک کہ مسجد کے آگے دیوار کھینچ دی گئی۔ کہ احمدی نماز پڑھنے کے لئے نہ آسکیں۔ جو کہ دو سال کے مقدمے کے بعد گرائی گئی۔ اور آج تک اس قدر گالیاں قادیان میں دی جاتی ہیں۔ کہ جن کی کوئی حد ہی نہیں۔

قادیان سے باہر

تو احمدی اور بھی زیادہ تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ گاؤں میں کمیں لوگوں میں سے کوئی اگر احمدی ہو جاتا تھا۔ تو اس کا گاؤں میں رہنا محال ہو جاتا تھا۔ کمزور اور غریب زمینداروں کی فصلیں کاٹ لی جاتی تھیں۔ اور اس طرح انہیں مجبور کیا جاتا۔ کہ وہ احمدیت کو چھوڑ دیں۔ قادیان میں جس کے ہم مالک ہیں۔ ہمارے ساتھ ایسا تکلیف دہ سلوک کیا جاتا تھا۔ تو باہر والوں سے کیا کچھ ہوا ہوگا۔ ہماری جماعت میں سینکڑوں انسان ایسے ہیں۔ جن کو اس قسم کی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سینکڑوں والدین ایسے ہیں جن کو ان کے بچوں نے احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ اور سینکڑوں بچے ایسے ہیں جن کو ان کے والدین نے احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ سینکڑوں خاوند ایسے ہیں۔ کہ احمدی ہو جانے کی وجہ سے ان کی بیویوں نے ان کے گھر رہنے سے انکار کر دیا۔ اور سینکڑوں عورتیں ایسی ہیں۔ جن کے خاوندوں نے ان کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے ان کو طلاق دے دی۔ اور بعض والدین نے تو یہاں تک کیا۔ کہ اپنے احمدی بچوں کو اپنی جائیداد سے ہی لاوارث کر دیا۔ یہاں ڈلہوزی میں ہی

ایک احمدی دوست

ملنے کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ میرے والد صاحب نے مجھے جائیداد سے لاوارث کر دیا ہے۔ جب سے میں احمدی ہوا ہوں پہلے سے بہت زیادہ ان کی خدمت کرتا ہوں۔ اور جو مانگتے ہیں۔ حاضر کرتا ہوں۔ حالانکہ میری مالی حالت اچھی نہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے میرے والد صاحب نے لکھ دیا ہے۔ کہ میں اسے لاوارث کرتا ہوں۔ یہ لمبا سلسلہ عداوتوں کا بتاتا ہے کہ انبیاء کے دشمنوں کو انبیاء اور ان کی جماعتوں سے کس قدر کینہ اور بغض ہوتا ہے۔ اور اسے آسانی سے دور نہیں کیا جا سکتا۔

اسے دور کرنے کے لئے ایک بہت بڑی جدوجہد اور قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس جب تک

ہماری جماعت

دیوانہ وار تبلیغ میں لگ نہ جائے۔ اور جب تک دنیا اسے مجنون نہ کہنے لگ جائے۔ اس وقت تک تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آج ہم بھی اسی رستہ پر چل رہے ہیں۔ جس پر پہلے انبیاءؑ کی جماعتیں چلتی رہی ہیں۔ اگر حضرت نوحؑ کے زمانہ میں حضرت نوحؑ کی جماعت کو دیوانہ اور مجنون کہا گیا۔ اگر حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں آپ کی جماعت کو دیوانہ اور پاگل کہا گیا۔ اگر حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں آپ کی جماعت کو دیوانہ اور پاگل کہا گیا۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں آپ کی جماعت کو پاگل اور مجنون کہا گیا۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے ساتھیوں کو مجنون اور دیوانہ سمجھا گیا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کو

دیوانہ اور مجنون

نہیں کہا جاتا۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ابھی ہماری کوشش اس مقام پر نہیں پہنچی۔ اور ابھی ہم نے اس رنگ میں کام شروع نہیں کیا۔ کہ دنیا ہمیں مجنون سمجھنے لگ جائے۔ بغیر دیوانہ کہلائے منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہماری کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے ابتلاؤں کے زمانہ کو لمبا کر دیا۔ اور تاکہ ہمیں تکالیف سہنے کی عادت پیدا ہو جائے۔ اور جوں جوں ہماری طاقت بڑھتی جائے۔ توں توں ہم پر آہستہ آہستہ بوجھ لادا جائے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے لئے ابتلاؤں کے دن

قریب سے قریب تر

ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس وقت اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ ہم تبلیغ کو وسیع کریں۔ اور تبلیغ کے لئے نئے نئے مرکز کھولیں۔ اور ہندوستان اور بیرونی مراکز کو مضبوط کریں۔ اور یہ کام ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ جماعت کی مرکزی ضروریات پوری نہیں ہوتیں اور جب تک مرکز ہر رنگ میں مضبوط نہیں ہوتا۔ اس وقت تک تبلیغ کو وسعت نہیں دی جا سکتی۔ کام کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے۔ تو احمدیت کے مقابل پر دو چار لاکھ دس لاکھ یا بیس لاکھ آدمیوں کو احمدی بنانے کا سوال نہیں۔ بلکہ صرف ہندوستان میں ہی چالیس کروڑ انسان رہتے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد کو احمدیت میں داخل کرنا کوئی آسان کام نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو

ساری دنیا کے لئے

آئے ہیں۔ اور ہم نے ساری دنیا کو احمدی بنانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا کے نقش قدم پر آئے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تمام دنیا کے لئے تھی اب آپ کے بعد جو بھی آپ کا غلام آئیگا۔ وہ بھی تمام دنیا کے لئے آئیگا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فوری طور پر جس ملک سے واسطہ پڑا۔ اس وقت اسکی تعداد دس بارہ لاکھ تھی۔ گویا جتنی آبادی اس وقت تمام عرب کی تھی۔ آج اتنی آبادی صرف ضلع گورداسپور کی ہے۔ لیکن کیا ہماری تبلیغ کا وہی حال ہے۔ جو صحابہ کی تبلیغ کا تھا۔ اگر صرف ضلع گورداسپور میں ہی ہماری اکثریت ہو جاتی۔ تو بھی کسی حد تک اپنے آپ کو تبلیغ میں کامیاب سمجھ سکتے تھے۔ لیکن ابھی ضلع گورداسپور میں بھی ہماری تبلیغ مؤثر نہیں سمجھی جا سکتی۔ اور پنجاب میں انتیس ضلعے ہیں۔ اور پنجاب کی کل آبادی دو کروڑ اسّی لاکھ کے قریب ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے پچیس گنے زیادہ ہے۔ اس آبادی کے لحاظ سے ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم

پچیس گنے زیادہ

تبلیغ کریں۔ اور اگر سارے ہندوستان کو تبلیغ کرنا چاہیں۔ تو ہمیں تین سو ساٹھ گنے زیادہ تبلیغ کرنی چاہیئے۔ گویا اگر صحابہ کرام رضہ نے ایک دن تبلیغ کی۔ تو ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ گلگت کا سنگِ بنیاد

گلگت ۳۰ اکتوبر بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ مسجد احمدیہ گلگت کا سنگ بنیاد یکم نومبر ۴۶ء بروز جمعۃ المبارک قبل از نماز جمعہ رکھا جائیگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ روز اس علاقہ میں احمدیت کا سنگ بنیاد ثابت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال بھر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ لیکن صحابہؓ نے جو تیاری اپنے اس ایک دن کے لئے کی تھی۔ ہم وہ تیاری تین سو ساٹھ دنوں کے لئے بھی نہیں کرتے۔ بلکہ صحابہؓ کی ایک دن کی تیاری سے دسواں حصہ بھی تیاری نہیں کرتے۔ ہر کام کے لئے اس کے مناسب حال محنت اور تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص نے دس سیر آٹا پکانا ہے۔ تو اسے اس کے مطابق تیاری کرنی چاہیئے۔ اور اگر ایک شخص نے ایک سیر آٹا پکانا ہے۔ تو اسے اسکے مطابق تیاری کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر ایک سیر والا تو اپنے لئے سامان جمع کرے۔ اور جتنی چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب مہیا کرے۔ لیکن جس نے دس سیر آٹا پکانا ہے وہ نہ لکڑیاں لائے۔ اور نہ ہی دوسرا سامان جمع کرے۔ تو ایسے شخص کو ہر انسان

بے وقوف اور بد اندیش

کہے گا۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے گھر میں ایک مہمان آتا ہے۔ وہ اس کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ بازار سے سودا لاتا ہے۔ اگر کوئی چیز گھر میں موجود نہیں ہے۔ تو وہ ہمسایہ کے گھر سے مانگ لیتا ہے۔ اور اپنے مہمان کو اچھی طرح کھانا کھلاتا ہے۔ جب اس کا مہمان کھانا کھائے گا۔ تو وہ اس کے لئے عزت کا موجب ہوگا۔ اور اسے مین وقت پر کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس نے تمام اشیاء وقت سے پہلے جمع کرلی تھیں۔ لیکن ایک دوسرا شخص ہے۔ جس کے گھر میں سو مہمان آتے ہیں۔ لیکن اسے کوئی فکر نہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے کہ ابھی بہت وقت ہے سب انتظام ہو جائیگا لیکن کھانے کے وقت وہ مہمانوں کے کھانے کا انتظام نہیں کر سکا۔ تو جو اسے ندامت اٹھانی پڑے گی۔ اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔

عقلمند انسان

وہی ہوتا ہے۔ جسے یہ احساس ہو کہ مجھے ان ان چیزوں کی ضرورت پڑنے والی ہے اور وہ ان کے لئے پہلے سے تیاری شروع کردے۔ پس اگر ہم پورے طور پر تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں عرب سے تین سو ساٹھ گنے زیادہ تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں صحابہ سے تین سو ساٹھ گنے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ صحابہ کو شاندار قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کو بہت جلد فتح عطا کی

مہاجرین اور انصار

کے نام اس لئے عزت سے لئے جاتے ہیں۔ کہ انہوں نے بہت شاندار قربانیاں پیش کیں۔ اور اپنی جان۔ مال اور عزت ہر چیز کی قربانی کرکے اسلام کی بنیاد قائم کی۔ صحابہؓ کے بعد حضرت امام ابوحنیفہؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت امام حنبلؒ۔ حضرت امام شافعیؒ جیسے لوگ آئے۔ ان لوگوں نے بھی اسلام کی بہت خدمت کی۔ لیکن ان کا کام ایسا ہی تھا کہ مکان بن چکا ہو۔ اور اس میں بیل بوٹے بنائے جائیں۔ بے شک یہ لوگ بھی بڑے پائے کے انسان تھے۔ لیکن ان سے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت حسانؓ کا کام بھی زیادہ شاندار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت حسانؓ نے اس وقت کام کیا۔ جس وقت اسلام کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ اور

اسلامی عمارت

تعمیر ہو رہی تھی۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے اس مکان میں بیل بوٹے بنانے کا کام کیا۔ اگر مکان میں بیل بوٹے نہ ہوں۔ تو بھی گزارہ ہو سکتا ہے۔ لیکن مکان کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جو کام حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے کیا۔ اگر وہ اس کام کو سرانجام نہ دیتے تو آج اسلام نہ ہوتا۔ لیکن جو کام حضرت امام ابوحنیفہؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت امام حنبلؒ اور حضرت امام شافعیؒ نے کیا۔ اگر وہ یہ کام نہ بھی کرتے۔ تو بھی اسلام باقی رہتا۔ پس

صحابہؓ کی عزت

بعد میں آنے والے بزرگوں سے اسی لئے زیادہ ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد ان کے ذریعہ پڑی۔ ورنہ روحانی لحاظ سے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی انسان صحابہؓ کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آج کوئی شخص صحابہ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ تو وہ غلط کہتا ہے۔ کیونکہ خود قرآن کریم کہتا ہے ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین۔ اور اسی سورت میں دوسری جگہ ہے ثلۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین۔ ان آیات سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ بعد میں بھی کچھ لوگ صحابہؓ کے درجہ کے ہونگے۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کی وجہ سے پہلے لوگوں میں سے ایسے لوگ زیادہ تھے۔ اور بعد میں آنے والوں میں سے تھوڑے ہونگے۔ کیونکہ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بُعد ہو چکا ہوگا آپ کے قرب کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت زبیرؓ جیسے لوگ سینکڑوں میں سے بیسیوں تھے۔ اور آپ کے زمانہ کے بُعد کی وجہ سے آپ کے بعد آنے والوں میں سے لاکھوں میں سے سینکڑوں ہونگے۔ لیکن ہونگے ضرور۔ اور کوئی وقت اسلام پر ایسا نہیں آیا۔ اور نہ ہی آ سکتا ہے۔ جبکہ اسلام پر بالکل اندھیرا چھا جائے۔ میں سمجھتا ہوں جہاں تک

روحانی مدارج

کا سوال ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت امام شافعیؒ۔ حضرت امام حنبل۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ اور معین الدین چشتی میرے نزدیک کئی صحابہ سے کم نہ تھے۔ لیکن جہاں تک مقام عزت کا سوال ہے۔ یہ لوگ صحابہؓ سے کم ہیں کیونکہ صحابہؓ اسلام کی عمارت کی بنیاد رکھنے والے تھے۔ اور یہ لوگ اس عمارت کو سجانے والے تھے۔ یہ دونوں گروہ عزت کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہو سکتے پس اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو قربانی ہم پر عائد کی گئی ہے جب تک ہم وہ قربانی نہ کریں۔ اس وقت تک ہمیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی برکت اور رحمت کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اگر ہمیں جلدی جلدی فتوحات حاصل نہیں ہوئیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ابھی ہم میں

غفلتیں اور سستیاں

موجود ہیں جو ہمیں کامیابی کے قریب نہیں جانے دیتیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور اسکے فضلوں کے دروازے ہمارے لئے بند نہیں۔ اگر پہلی جماعتوں نے قربانی کرکے اللہ تعالےٰ کو راضی کر لیا۔ اور سینکڑوں طرح کی رحمتیں اور فضل ان پر نازل ہوئے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اگر ہم بھی اسی قسم کی قربانیاں کریں۔ تو اللہ تعالےٰ ہمارے لئے اپنے فضلوں کے دروازے نہ کھولے۔ ان لوگوں سے اللہ تعالےٰ کا کوئی رشتہ تھا۔ کہ وہ ان کو جلدی کامیاب کردے۔ اور ہمارے لئے دیر کرتا چلا جائے حقیقت یہی ہے۔ کہ جو شخص بھی صحابہؓ جیسے کام کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس سے صحابہؓ جیسا ہی سلوک کرے گا۔ جو شخص حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں جیسے کام کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں جیسا ہی سلوک کرے گا۔ جو شخص حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھیوں جیسے کام کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس سے آپ کے ساتھیوں جیسا سلوک ہی کرے گا۔ جو شخص حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھیوں جیسے کام کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس سے آپ کے ساتھیوں جیسا ہی سلوک کرے گا۔ کیونکہ

اللہ تعالےٰ منصف ہے

اور عادل ہے۔ وہ ہر ایک سے عدل کرتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ وہ رحم کرکے عمل سے اس کی مزید جزا دیتا ہے۔ اور وہ کسی کا حق نہیں مارتا۔ ہماری جماعت بھی اگر قربانیوں میں صحابہ کا رنگ اختیار کرے۔ اور تبلیغ کے لئے نکل کھڑی ہو۔ تو وہ کامیابی کو بہت قریب پائے گی۔ میں نے کل رات

ایک رویا

دیکھا ہے۔ جس میں جماعت کو تبلیغ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک کمرے میں ہوں اور خواب میں یہی سمجھتا ہوں۔ کہ میں قادیان میں ہوں۔ کمرے میں کچھ لوگ میرے سامنے ہیں۔ اور کچھ لوگ دروازہ میں سے نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں جماعت کے دوستوں کو جماعت وار تبلیغ کے متعلق ہدایات دے کر تبلیغ کے لئے رخصت کر رہا ہوں ایک دفعہ میرے سامنے آیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں انکو

ہندوؤں کی طرف

بھیج رہا ہوں۔ مجھے یاد ہے۔ اس وقت میں جوش کے ساتھ ان کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ جاؤ یہ یہ علاقے ہندوؤں کے ہیں۔ ان میں پھیل جاؤ۔ اور ان کو کہو۔ کہ جس اوتار کے آنے کی خبر تمہاری کتب میں ہے۔ وہ اوتار آچکا ہے۔ تم اسے مان لو۔ اگر نہیں مانوگے۔ تو تم اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کے مورد بن جاؤگے تم اب اللہ تعالےٰ کو کیا جواب دوگے۔ جبکہ وہ بھی جو اس اوتار کا مثیل ہے آگیا ہے۔ اور تمہیں مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ تم اپنی زندگی برباد نہ کرو۔ پھر ان سے یہ بھی کہو۔ کہ آنے والا اوتار اور اس کا مثیل بھی اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا خادم کہتے ہیں۔ پس تم کو محمدؐ رسول اللہ پر ایمان لا کر مسلمان ہونا پڑیگا۔ پھر میں اس وفد میں جانے والے دوستوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ اب تم جاؤ اور اس تمام علاقے میں چھا جاؤ۔ خواب ہی میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ اُڑ کر چلے گئے ہیں اور اسی طرح میرے پاس

مبلغوں کا ایک تانتا

بندھا ہوُا ہے۔ جن کو میں مختلف قوموں کی طرف بھیج رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس رویا میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ اگر جماعت جلدی کامیاب ہونا چاہتی ہے۔ تو اسے تبلیغ کی طرف زیادہ سے زیادہ متوجہ ہونا چاہیئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہندوؤں میں تبلیغ کو موثر بنانے کے رستے کھولیگا۔ اور ہندوؤں میں یہ تجسس پیدا ہوگا۔ کہ وہ اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ جو کہ ہندوؤں کے متعلق ہے۔ ”اسے ردھر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے“۔ اسی طرح آپ کا ایک اور الہام ہے۔ ”جے سنگھ بہادر“ یہ عجیب بات ہے۔ کہ ہندو شروع شروع میں بندے ماترم کا نعرہ لگاتے تھے۔ اب انہوں نے بندے ماترم کا نعرہ چھوڑ دیا ہے۔ اور اب

جے ہند کا نعرہ

لگاتے ہیں۔ جاپان سے لڑائی کے دوران میں سبھاش چندر بوس نے جو آزاد ہند فوج کھڑی کی۔ پہلے اس نے جے ہند نعرہ لگانا شروع کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوُا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ہندوؤں نے بندے ماترم کا نعرہ چھوڑ دیا ہے۔ اور اب جے ہند کا نعرہ لگاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ حکمت رکھی ہے۔ کہ یہ لوگ جے کے نعرے کے عادی ہو جائیں۔ اور جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جے کا لفظ دیکھیں۔ تو انہیں احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو۔ آپ کے الہامات میں سے ایک الہام ہندوستان کے متعلق یہ بھی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی

عزت کا مقام

حاصل ہونے والا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ باقی اسلامی دنیا میں سے اس وقت ہندوستان ہی ایسی جگہ ہے جہاں اسلام ظاہری طور پر موجود ہے۔ احمدیت اور غیر احمدیت کے سوال کو جانے دو۔ جہاں تک رسمی اسلام کا سوال ہے۔ ہندوستان میں مکہ اور مدینہ سے بھی زیادہ رسمی طور پر اسلام موجود ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ مکہ مدینہ جانے والوں میں سے کئی لوگ وہاں سے دہریہ ہو کر لوٹتے ہیں۔ کیونکہ جب یہ لوگ مکہ مدینہ جاتے ہیں۔ تو اپنے دلوں میں بہت نیکی اور تقویٰ کا تصور لے کر جاتے ہیں۔ کہ وہاں کے لوگ بہت فرشتہ سیرت ہوں گے۔ لیکن جب وہاں کے لوگوں کا برا نمونہ دیکھتے ہیں۔ تو جلدی ہی ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ وہ لوگ یہ نہیں سوچتے۔ کہ ان لوگوں پر تیرہ سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اب ان کے پاس اصل اسلام نہیں رہا۔ یہ تو ان کی بگڑی ہوئی حالت ہے اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ اپنی حالت کو درست کرنے کی بجائے خراب کر کے آتے ہیں۔ اور نیک دل ہونے کی بجائے پہلے سے بھی

زیادہ سنگدل

ہو کر واپس آتے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک مثل مشہور ہے۔ کہ کسی اسٹیشن پر ایک اندھی عورت گاڑی کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب گاڑی آئی۔ اور اس میں سے مسافر اترے تو کسی مسافر نے اس بچاری بوڑھی عورت کی چادر اٹھالی۔ چونکہ صبح کی نماز کا وقت ہونے والا تھا۔ اس نے اپنی چادر تلاش کی۔ لیکن نہ ملی۔ تو اس نے بے ساختہ کہا۔ بھائی حاجی مجھ اندھی کے پاس ایک ہی چادر تھی۔ وہ واپس کردو ورنہ میں سردی سے مر جاؤنگی۔ ابھی وہ یہ بات کہہ ہی رہی تھی۔ کہ ایک شخص نے چادر لا کر دے دی۔ اور کہا یہ لے اپنی چادر۔ لیکن تو مجھے یہ بتا۔ کہ تجھے کس طرح علم ہوُا۔ کہ میں حاجی ہوں۔ اس عورت نے جواب دیا۔ کہ اس قسم کے سنگدلی کے کام حاجیوں کے سوا کون کر سکتا ہے۔ اس سنگدلی کے پیدا ہونے کی وجہ یہی ہے۔ کہ جب حاجی مکہ مدینہ جاتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگوں کی دنیا طلبی اور لوٹ مار کی حالت دیکھتے ہیں۔ تو ان کے

ایمان متزلزل ہو جاتے ہیں

کہ اگر مکہ مدینہ کے رہنے والے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ تو ہم پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ نظارہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ منٰی کے مقام پر قربانی کے دن میں نے چھ بکرے ذبح کروائے۔ ایک بکرا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف سے۔ ایک بکرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے۔ ایک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے ایک حضرت والدہ صاحبہ کی طرف سے۔ ایک اپنی بیوی کی طرف سے۔ ایک جماعت کی طرف سے اور دو تین بکرے میر صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے ذبح کروائے۔ لیکن وہاں حالت یہ تھی۔ کہ قصاب چھری پھیر کر ابھی ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔ کہ

بکرا غائب

ہو جاتا تھا۔ جب ایک دو بکرے اس طرح غائب ہو گئے۔ میں نے قصاب سے پوچھا۔ کہ بکرا جو ذبح کیا گیا تھا۔ وہ کہاں ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ وہ تو یہ لوگ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اور اسی طرح وہ تمام بکرے لوٹ مار کر کے اٹھا لے جائیں گے۔ یہاں کوئی شخص اگر بکرا بچانا چاہے تو لڑ کر ہی بچا سکتا ہے۔ ایک اور واقعہ اسی قسم کا عین خانہ کعبہ میں میرے ساتھ ہوُا۔ خانہ کعبہ میں طواف کرتے ہوئے ہر بار حجر اسود کو بوسہ دینا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ حاجیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ چھوٹی سی جگہ ہے۔ لوگ قطاروں کی صورت میں چلتے ہیں۔ اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ اجازت دے دی۔ کہ اگر انسان اس طرف سے گزرتے ہوئے حجر اسود کی طرف ہاتھ یا سوٹی کا اشارہ کر کے چوم لے تو وہ بھی حجر اسود کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ لیکن میں نے دل میں یہ پختہ ارادہ کیا ہوُا تھا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ خواہ کتنی ہی دیر لگ جائے۔ میں ہر دفعہ حجر اسود کو بوسہ دونگا۔ ایک دفعہ مجھے حجر اسود تک پہنچتے پہنچتے

ایک گھنٹہ لگ گیا

ہجوم بہت تھا اور بڑی مشکل سے آہستہ آہستہ میں حجر اسود تک پہنچا۔ میں حجر اسود کو چومنے لگا ہی تھا۔ کہ مجھے پیچھے سے آواز آئی۔ یا شیخ حرم۔ کہ بھائی ایک طرف ہونا۔ عورتیں حجر اسود کو چومنا چاہتی ہیں۔ میں اس خیال سے کہ عورتیں پہلے چوم لیں۔ ایک طرف ہو گیا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ وہاں عورت تو کوئی نہ تھی۔ بلکہ کچھ عرب لمبے لمبے نوجوان ہنستے اور مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور حجر اسود کو بوسہ دینے لگے۔ گویا وہ اس بات پر بہت خوش ہو رہے تھے کہ ہم نے

دھوکا دے کر

حجر اسود کو پہلے چوم لیا ہے۔ اور یہ عین خانہ کعبہ کا واقعہ ہے۔ جو کہ خشیت اللہ پیدا کرنے کے لئے انتہائی مقام ہے۔ اس کے علاوہ مکہ مدینہ میں مسکرات کا استعمال کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ قتل و غارت کے واقعات بھی بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔ ان حالات کو دیکھ کر حاجی لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب مکہ اور مدینہ میں یہ کچھ ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگر یہ گناہ کی بات ہوتی۔ تو مکہ اور مدینہ کے لوگ کیوں کرتے۔

ایک خوبی

جو مجھے مکہ کے لوگوں میں نظر آئی۔ وہ بھی بیان کرنے کے قابل ہے۔ وہ یہ کہ مکہ کے لوگ نمازوں کے بہت پابند ہیں۔ اور خانہ کعبہ کو آباد رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ لوگ اپنی اسی خوبی کی وجہ سے خدا کے عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔ مکہ سے باہر نماز نہیں ہے۔ قاہرہ میں جو جامع مسجد ہے۔ اس میں لاکھ آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ وہ مسجد دہلی کی جامع مسجد سے کئی گنا بڑی ہے۔ وہاں میں نے دیکھا۔ کہ اس مسجد میں کل سات آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز پڑھ رہے تھے۔ یعنی ایک امام اور چھ مقتدی تھے۔ اور امام مسجد بجائے اصل محراب میں کھڑا ہونے کے ایک کونہ میں نماز پڑھا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اصل محراب میں کیوں کھڑے نہیں ہوئے۔ اس نے کہا کہ

مجھے شرم محسوس ہوتی ہے

کہ اگر کوئی عیسائی مسجد دیکھنے کے لئے آئے تو وہ کیا خیال کرے گا۔ اس لئے میں اصل محراب میں کھڑا نہیں ہوتا تاکہ اگر کوئی دیکھے بھی تو وہ یہ سمجھے کہ اصل جماعت تو ہو چکی ہے۔ اور یہ لوگ اتفاقی طور پر پیچھے رہ گئے تھے۔ اور اب نماز ادا کر رہے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ آپ لوگوں کو نماز کے لئے تحریک کیوں نہیں کرتے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا کروں۔ بہت کہا ہے مگر وہ آتے نہیں ہیں۔ ان کے اسلام کا تمہیں اس سے بھی اندازہ ہو جائے گا کہ

مسقط کا مفتی

میرے ساتھ جہاز میں سوار تھا۔ جب ہم قاہرہ میں اترے تو اس نے مجھے پتہ بتایا کہ فلاں ہوٹل میں مجھے ملنا۔ جب میں اسے ملنے کے لئے ہوٹل میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اور قاہرہ کا مفتی بیٹھے ہوئے جوا کھیل رہے تھے۔ میرے وہاں پہنچنے پر مسقط کا مفتی تو جوا کھیلنے سے رک گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میں مذہبی آدمی ہوں۔ لیکن قاہرہ کا مفتی چونکہ مجھے نہیں جانتا تھا۔ اس لئے وہ اسے مجبور کرتا کہ کھیلو بھی کھیل چھوڑ کر کیوں بیٹھ گئے ہو۔ کھیل خراب ہو رہی ہے۔ لیکن مسقط کا مفتی مجھ سے شرمانے کی وجہ سے چھوڑ کر بیٹھ گیا۔ تو حقیقت یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں

ظاہری اسلام بھی نہیں

ہے۔ لیکن ہندوستان میں تو ہزاروں لاکھوں میں ظاہری اسلام موجود ہے۔ بے شک ہندوستان کے مسلمانوں میں گناہ ہیں خرابیاں ہیں۔ لیکن دل میں اسلام کی محبت موجود ہے۔ دوسرے ملکوں کے مسلمانوں پر اگر کوئی ظلم ہو۔ تو ہندوستان کے مسلمان ان کے لئے شور مچاتے ہیں۔ ٹرکی پر اگر کوئی ظلم ہو تو ہندوستان کے مسلمان جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر مصر پر کوئی ظلم ہو تو ہندوستان کے مسلمان اس کے شریک غم بنتے ہیں۔ اگر عرب پر کوئی ظلم ہو تو ہندوستان کے مسلمان مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ فلسطین کے مسلمان اگر کسی تکلیف میں مبتلا ہوں تو ہندوستان کے مسلمان ان کے حصہ دار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ایران اور افغانستان کو کوئی دوسرا ملک دبانے کی کوشش کرے تو ہندوستان کے مسلمان اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ لیکن

دوسرے اسلامی ممالک

کا ہندوستان سے یہ سلوک ہے کہ آجکل ہندوستان کے مسلمانوں پر مصائب نازل ہو رہے ہیں۔ اور ان کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن ان کے لئے نہ فلسطین کے مسلمانوں کے دلوں میں درد پیدا ہوتا ہے نہ مصر کے مسلمانوں کے دلوں میں درد پیدا ہوتا ہے۔ نہ ٹرکی کے مسلمانوں کے دلوں میں درد پیدا ہوتا ہے۔ نہ ہی ایران اور افغانستان کے مسلمانوں کے دلوں میں درد پیدا ہوتا ہے۔ وہ جھوٹی سچی اخوت اور ہمدردی کا اظہار بھی نہیں کرتے ان ممالک کا ایسے موقع پر خاموش رہنا یہ بتاتا ہے کہ ان کو ہندوستان کے مسلمانوں کی تکلیف کا احساس نہیں۔ ہندوستان کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ابھی مسلمانوں کے لئے موقع ہے۔ اگر وہ قدم جمانا چاہیں۔ تو جما سکتے ہیں۔ ان حالات میں ہماری جماعت کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اسی رویا میں جس کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے کہ

اب وقت آگیا ہے

کہ جماعت تبلیغ کے لئے وفد در وفد نکلے اور دینی تبلیغ کو پوری طرح کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ پس تمام افراد جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اور تاریک مستقبل کو روشن بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہی مسلمانوں کا اور ہمارا محافظ ہے۔ ہماری ترقی دوسرے مسلمانوں کی ترقی سے وابستہ ہے۔ اگر دوسرے مسلمانوں کو اس وقت کوئی نقصان پہنچے تو ہم اس سے بچ نہیں سکتے لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم دوسرے مسلمانوں کی بھی مدد کریں۔ لیکن سب سے مقدم فرض اسلام کو مضبوط کرنا ہے۔ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ ورنہ ہم نے تمام دنیا کے اعمال اور عقائد کی غلطیاں نکال کر ان کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ اگر ہم جلدی کامیاب نہ ہوئے تو یہ لوگ اقتدار کے وقت ہماری تکا بوٹی اڑا دیں گے۔ آج دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں جو ہم سے خفا نہ ہو۔ عوام ہم سے خفا ہیں لیڈر ہم سے خفا ہیں۔ سکھ ہم سے خفا ہیں عیسائی ہم سے خفا ہیں۔ کونسی جماعت اور کونسا مذہب ہے جس سے ہماری لڑائی نہیں ہوئی۔ گو یہ لڑائی عقائد کی لڑائی ہے۔ لیکن دنیا میں اس سے زیادہ مشکل لڑائی اور کوئی نہیں۔ باوجود اس کے کہ ہم کسی کو مارتے نہیں بلکہ ماریں کھاتے ہیں پھر بھی

دنیا ہماری دشمن ہے

اس کی وجہ یہی ہے کہ عقائد اور خیالات پر جرح کرنا غیر مذاہب والوں کے نزدیک لڑائی سے کم نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ میں کسی کو مارتے تو نہ تھے۔ پھر بھی دشمن آپ کو اور آپ کے صحابہ کو شدید سے شدید تکلیفیں دیتے۔ اور ان کے خلاف

قتل کے منصوبے

کئے۔ اس کی وجہ کیا تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ کے کفار کے عقائد اور اعمال کی غلطیاں نکالتے تھے۔ اور آج وہی کام ہم کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم سے بھی ویسی ہی دشمنیاں اور عداوتیں رکھی جائیں۔ اور جب تک ہم یہ کام کرتے ہیں۔ اس وقت تک دنیا ہمیں اپنا دوست نہیں سمجھتی۔ یہ تو صحیح ہے کہ ان کے خلاف ہم سازشیں نہیں کرتے۔ نہ ہی ہم ان پر حملہ کے منصوبے کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں ہمارے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی جماعت کی قومی روایات پر حملہ کرنا اس کی جانوں پر حملہ کرنے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ لوگ اپنی جانیں دے دیتے ہیں لیکن اپنی

قومی روایات

کے برخلاف نہیں سن سکتے۔ کیونکہ قومی روایات پر جو حملہ ہوتا ہے۔ اس سے ساری قومی عمارت گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ پس یہ حملہ افراد پر حملہ کرنے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کسی سکھ کے مرنے سے سکھوں کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر سکھوں سے یہ کہا جائے کہ حضرت باوا نانک مسلمان تھے۔ تو یہ عقیدہ ان کی ساری عمارت کو گرا دینے کے مترادف ہے۔ اسی طرح عیسائی مرتے ہیں۔ ان کے مرنے سے یا ان کو مارنے سے عیسائیت کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اس سے عیسائی دنیا کی ساری عمارت جو الوہیت مسیح کے سہارا پر کھڑی ہے۔ دھڑام سے زمین پر آ پڑتی ہے۔ مسلمان مرتے ہیں۔ ان کے مرنے یا مارنے سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ وہ مسیح جس کے متعلق آپ لوگ امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ آ کر کافروں کو قتل کرے گا۔ اور ان کی تمام دولت تمہارے حوالہ کر دیگا۔ تمہارا وہ مسیح نہیں آئیگا۔ وہ مر چکا ہے اور جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔ ایسا کہنے سے مسلمانوں کی امیدوں کے تمام قلعے مسمار ہو جاتے ہیں۔ ہندو ہر روز مرتے ہیں۔ ان کے مرنے یا مارنے سے ہندو مذہب کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن اگر انہیں یہ کہا جائے کہ نہ کلنک اوتار جس کے تم منتظر ہو وہ آگیا ہے۔ مگر وہ ہندوؤں میں سے نہیں بلکہ وہ مسلمانوں میں سے آیا ہے۔ اور اب جو اسے ماننا چاہے اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی ضروری ہے۔ ایسا کہنے سے ان کے تمام خیالی محلات گر جاتے ہیں۔ اور ان کی بادشاہت کی امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس کوئی قوم ایسی نہیں۔ جس کی قومی عمارت پر ہم نے حملہ نہ کیا ہو۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں جس سے ہم نے ٹکر نہ لی ہو۔ اس کے باوجود کیا تم یہ گمان کرتے ہو۔ کہ غلبہ حاصل ہونے کی حالت میں یہ قومیں تم سے بدلہ لئے بغیر تمہیں چھوڑ دیں گی۔ وہ تو تمہارا قیمہ کر کے بھی خوش نہیں ہونگی۔ بلکہ اگر اس سے بھی کوئی باریک چیز بن سکتی ہے تو وہ بنا کر خوش ہوں گی۔

پس ہوشیار ہو جاؤ

اور بیدار ہو جاؤ کہ آنے والا زمانہ بہت سی بھیانک اور مہیب تکلیفیں اپنے ساتھ لا رہا ہے۔ تم میں سے جو ابھی تیاری نہیں کرے گا۔ وہ حملہ کے وقت گر جائیگا وہ پانچ سال جن میں جماعت کے لئے تغیرات کی توقع ہے۔ وہ یہی پانچ سال معلوم ہوتے ہیں۔ وہ پانچ سال ۴۹ء میں جا کر ختم ہوتے ہیں۔ (پہلے ایک خطبہ میں ۴۸ء غلط چھپا ہے۔ کیونکہ ۴۴ء میں میں نے وہ خواب دیکھا تھا) بہر حال جتنے دن یا جتنے مہینے یا جتنے سال باقی ہیں۔ انہیں

اپنی پوری تیاری کرو

اور اپنے اندر عظیم الشان تغیر پیدا کرو۔ اور دیوانہ وار تبلیغ میں لگ جاؤ۔ اگر ہماری تبلیغ کامیاب ہوگی تو ہماری زندگی بھی کامیاب ہوگی۔ ورنہ ہماری ذراسی کوتاہی ہمیں بہت دور لے جائیگی اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو بارآور کرے۔ اور جب ہمیں موت آئے۔ تو ہم خوش ہوں۔ کہ ہم دنیا سے کامیاب جا رہے ہیں۔ ہر انسان یہ خواہش رکھتا ہے کہ کامیابی کا سہرا اس کے سر بندھے۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ ہم اس سے محروم نہ رہ جائیں۔

لاپتہ کی تلاش

چوہدری شکر اللہ صاحب سکنہ چک ۵۶۵ ضلع لائل پور دماغی خرابی کی وجہ سے کئی ماہ سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی کو ان کا علم ہو تو مجھے مطلع فرما دیں۔

وکیل الدفتر تحریک جدید

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب او۔ ٹی ریلوے

گورکھپور سے لکھتے ہیں کہ آپ کی سونے کی گولیاں موصول ہوئیں۔ مجھے دفتری کام سے بہت تھکن اور کمزوری محسوس ہونے لگی تھی۔ آپ کی سونے کی گولیاں کے استعمال سے اب کام کرنے ہوئے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے نہ کمزوری بہت مفید طلسمی اثر گولیاں ہیں۔ سونے کی گولیاں رجسٹرڈ دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے ایک ماہ کا کورس چودہ روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ اور موتی سرمہ

حضرت ممدوح فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

ہر ایک بڑی شخصیت اس بات کی معترف ہے۔ کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شب کوری (رتوندا) ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے

(ایڈیٹر)

پانچ انگریزی تبلیغی رسالے ایک روپیہ میں

۱۔ سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں　صفحے
۲۔ تمام جہان کی اقوام کو ایک آسمانی پیغام　۸۰ "
۳۔ دنیا کا آئندہ مذہب　۷۰ "
۴۔ صداقت احمدیت کے متعلق ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کے انعامات　۵۵ صفحے
۵۔ پیغام صلح و دیگر مضامین　۶۰ "

جملہ ۵ رسالوں کی قیمت ایک روپیہ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہ دین
سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد بوٹے خان صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
سابق موذن مسجد اقصےٰ کا مکتوب

میرے دانتوں میں درد تھا۔ اور مسوڑھے بہت خراب تھے۔ آپ کی دوا سے درد بھی جاتا رہا۔ اور مسوڑھے بھی خوب مضبوط ہو گئے۔

خاکسار محمد بوٹے خان

یہ دوا دواخانہ نور الدین قادیان سے طلب کریں۔

ہر مایوس کن مرض کے لئے ہمارے دیرانہ مجربات طلب کریں

اکسیری گولیاں

ہر مردانہ کمزوری کی خون کا یقینی علاج
۲۔۸۔۰ فی شیشی اٹھ گولیاں۔

حمید یہ فارمیسی قادیان

اعلان

صوبیدار میجر ملک محمد عبد الرحمن صاحب حال مقیم جبلپور کے ہاں ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عبد المالک نام رکھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولود کی صحت تندرستی و خادم دین بننے کیلئے دعا فرما دیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

یروشلم ۳۰ اکتوبر: فلسطین کی عرب کمیٹی کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ صدر ٹرومین نے شاہ ابن سعود کو فلسطین کے متعلق جو خط لکھا ہے وہ عرب لیگ کے خلاف اخلاقی جنگ کے اعلان کے مترادف ہے۔ اس کا فوراً اور فیصلہ کن جواب دیا جانا چاہیئے۔ عربوں کو پہلے امریکہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ اور اس کے بعد امریکہ کے باشندوں۔ اس کی تجارت۔ تیل: اداروں اور سکولوں کا بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ عرب لیگ عرب ممالک اور مسلم ممالک خود اقدام کریں:۔

مدراس ۳۰ اکتوبر: فرانسیسی ہندوستان کے گورنر نے اس حکم میں ترمیم کر دی ہے۔ جو گذشتہ دو ماہ سے نافذ العمل ہے۔ اور جس کی رو سے بیرونی اشخاص کو پبلک میٹنگوں میں تقریریں کرنے کی ممانعت تھی اب بیرونی اشخاص منظوری حاصل کر کے پبلک جلسوں میں تقریریں کر سکیں گے۔

یروشلم ۳۰ اکتوبر: آج دہشت انگیز یہودیوں نے پھر تخریبی کارروائیاں کیں۔ تل ابیب کے شمال میں ایک اور برطانوی فوجی کار بارود کی سرنگ سے اڑا دی گئی۔ سڑک کے دونوں طرف سرنگیں تھیں۔ اور وہ بجلی کے ذریعہ پھٹیں کار میں سوار دو سپاہی زخمی ہو گئے۔

ایک اور سرنگ سے ایک برطانوی فوجی لاری تباہ ہو گئی۔ ۳ برطانوی سپاہی ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے:۔

نیو یارک ۳۰ اکتوبر: ایٹم بم سے متعلقہ کمیشن کے امریکن نمائندہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ اس وقت تک اتحادی اقوام کو ایٹم بم کا راز نہیں بتائے گا۔ جب تک کہ امریکہ کو یہ یقین نہیں ہو جاتا۔ کہ تمام دوسرے ممالک کو ایٹم بم تیار کرنے سے روک دیا جائے گا:۔

قاہرہ ۳۰ اکتوبر: توقع کی جاتی ہے۔ کہ وزیر اعظم صدقی پاشا آئندہ چند روز میں مستعفی ہو جائیں گے صدقی پاشا حال ہی میں برطانیہ سے جو نئی تجاویز لائے ہیں ان کے متعلق جلد فیصلہ ہونے کی امید ہے اس فیصلہ سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ مستقبل قریب میں برطانیہ اور مصر کے تعلقات کیسے ہوں گے

دہلی ۳۰ اکتوبر: ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حاجیوں کے جہاز اکبر، رضوانی اور دلگلستان بالترتیب ۲۴، ۲۷ اور ۳۰ اکتوبر کو جدہ پہنچے:۔

لاہور ۳۰ اکتوبر: آنریبل وزیر اعظم پنجاب نے یہ بیان جاری کیا ہے۔ کہ ایک اخباری رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے پنجاب کولیشن وزارت کے ایک ممبر کو برخواست کرنے کی دھمکی دی ہے۔ یہ رپورٹ بالکل بے بنیاد ہے۔ اور اس قسم کی تمام قیاس آرائیاں غلط ہیں۔ وزارت کے تمام ممبروں سے گورنر پنجاب کے تعلقات بالکل دوستانہ ہیں

لاہور ۳۰ اکتوبر: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت لاہور کارپوریشن اور لاہور چھاؤنی کی حدود میں شادی غمی کے جلوسوں کے علاوہ ہر قسم کے جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔

مارگیریٹ ۳۰ اکتوبر: ریلوے پولیس نے آسام میل کھلی جلانے والے چند اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے قبضہ سے برسے اور دیگر اسلحہ برآمد ہوئے ہیں۔

لاہور ۳۰ اکتوبر: سونا ۹۸ روپے ۸ آنے چاندی ۱۶۲ روپے ۸ آنے پونڈ ۶۷ روپے ۶ آنے۔ امرتسر سونا ۱۰۰/۲ روپے

لاہور ۳۰ اکتوبر: پنجاب کے مختلف اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ جس کی رو سے اسلحہ اور لاٹھی لیکر چلنا ممنوع قرار دیا گیا ہے بعض ضلعوں میں پبلک جلسوں کی ممانعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہو گی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے اس میں ایک قطرہ تھوڑی دیر کے بعد پھر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آ جاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے غرض تمام حاد امراض میں اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۲/ درمیانی شیشی ۱/ چھوٹی شیشی ۱۲/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرمایہ دار احباب توجہ فرمائیں

ہم نے اپنے کاروبار کی توسیع اور ترقی کے خیال سے سرمایہ کے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے پس جو دوست کاروباری اصول پر ہماری بزنس میں روپیہ لگانا چاہیں۔ وہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سارا معاملہ حسابی اصول کے مطابق اور دیانتداری کے طریق پر ہو گا۔ اس وقت ہمارے پاس اندرون ہند اور بیرون ہند کی متعدد ایجنسیاں ہیں!

خاکسار مرزا منیر احمد آرسو کو کمپنی ع ۲ دریا گنج دہلی

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

کردی گئی ہے۔ یہ پیش بندیاں بقر عید اور محرم کے سلسلہ میں کی گئی ہیں۔

نیویارک ۳۰ اکتوبر۔ متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ایم مولوٹوف وزیر خارجہ روس نے ہندوستان کی آزادی کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان متحدہ اقوام کا ممبر ہے۔ اور چارٹر کے مطابق برطانیہ سے اس کے تعلقات مساوات اور خود اختیاری پر مبنی ہونے چاہئیں لیکن اس کے باوجود ہم اس اسمبلی میں ہندوستانی ممبران کی طرف سے امداد کی اپیل سُن چکے ہیں۔ ہم محکوم ممالک کی ان اپیلوں کو کب تک نظر انداز کرتے جائیں گے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان کے جائز مطالبات کو فی الفور تسلیم کر لیا جائے۔ اسی طرح انڈونیشیا کی آزادی کو بھی فی الفور تسلیم کر لینا چاہیئے۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا چرخہ چلانا ہی اقتصادی آزادی مساوات اور امن کی ضمانت ہے اگر دنیا میں میں اکیلا ہی چرخہ چلانے والا رہ جاؤں۔ تو بھی دنیا میں یہ اعلان کرنے سے باز نہیں رہوں گا۔ کہ دنیا کے امن اقتصادی نجات اور مساوات کا واحد ذریعہ چرخہ ہے۔

لائل پور ۳۰ اکتوبر۔ گندم ۱۰-۹ سے ۹-۱۲-۰۔ گھی دیسی ۱۸۰-۰-۰ گڑ ۲۱-۰ روپے سے ۲۵ روپے تک۔ شکر ۲۵ روپے سے ۳۲ روپے تک۔

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ بنگال گورنمنٹ نے جنوبی کلکتہ کے ۹ علاقوں اور شمالی کلکتہ کے ۳۲ علاقوں پر مجموعی جرمانہ لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کلکتہ کو آنے جانے والے تار اور ٹیلیفون میں تاخیر ہو جانے کا امکان ہے۔

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں لیبر ممبر کی اس تحریک پر بحث ہوتی رہی کہ ۱۹۲۶ء کے ٹریڈ یونین ایکٹ کی ترمیم کے مسودہ قانون کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ مسٹر اسحاق سیٹھ مسلم لیگی نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ اس بل کو استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ ہماری پارٹی فرقہ وار ٹریڈ یونینوں کے تسلیم نہ کئے جانے کی مخالف ہے

دعا کی فہرست پیش کر دی گئی ہے

۳۱ اکتوبر کی فہرست جو دفتر اول کے بارھویں سال دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے پورے کرنے والے احباب پر مشتمل ہے۔ اور وہ کارکن جنہوں نے اچھا کام کیا ہے۔ خواہ وہ تحریک جدید کے سیکرٹری ہوں۔ یا امیر جماعت یا پریذیڈنٹ یا دوسرے عہدے دار اور وہ احباب کرام جنہوں نے تعمیرات افریقہ میں حصہ لیا ہے ان سب احباب کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دی ہے۔

۳۱ اکتوبر کو صدر انجمن کے دفاتر میں اتفاقاً تعطیل ہے۔ اور دفتر محاسب بھی رخصت پر رہا ہے۔ اس لئے آج منی آرڈر اور بیمہ وصول نہیں ہو سکے۔ کل چھٹی ہے۔ اور بعض منی آرڈر وغیرہ ۳۱ اکتوبر کو رکھے جائیں گے۔ یا بعض احباب کی اطلاع ہے۔ کہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں ادا کر دیں گے۔ ان سب احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۷ نومبر تک جو رقوم وصول ہوں گی۔ ان کے نام بھی دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(برکت علی فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

انقرہ ۳۰ اکتوبر۔ ترکوں نے درہ دانیال باسفورس اور عسکری اہمیت کے دوسرے قلعوں پر نئی قسم کی بھاری توپیں چڑھا لی ہیں آج جمہوریہ ترکیہ کے یوم تاسیس کی تئیسویں سالگرہ منائی گئی۔ اور ان توپوں سے سلامی سر کی گئی۔ انقرہ میں ایک عظیم الشان عسکری پریڈ ہوئی جس میں جدید ترین ساخت کے بھاری ٹینک بھی دیکھے گئے۔

ملبورن ۳۰ اکتوبر۔ البانوی وزیر اعظم نے جمعیت اتحاد امم کے سیکرٹری جنرل کو اس مضمون کی احتجاجی یادداشت بھیجی ہے۔ کہ چار برطانوی جنگی جہاز ۲۲ اکتوبر کو سرانداکی بندرگاہ کے شمالی جانب البانوی بحری حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر سرت چندر بوس نے گاندھی جی سے لمبی ملاقات کی اور مشرقی بنگال کے حالات انہیں بتائے۔

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ وائسرائے ہند آج تیسرے پہر کلکتہ پہنچ گئے۔

کلکتہ ۳۱ اکتوبر۔ آج شہر میں پولیس کو ایک دفعہ گولی چلانا پڑی جس کی وجہ سے دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ سات آدمیوں کو چھرے گھونپے گئے۔ چند مقامات پر آگ لگائی گئی۔ بسوں اور ٹیکسیوں کی ہڑتال بدستور جاری ہے

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ ٹریڈ یونین بل کی ترمیم کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دینے کی تحریک سنٹرل اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لی مسٹر اسحاق سیٹھ مسلم لیگی نے جو ترمیم پیش کی تھی وہ انہوں نے واپس لے لی مسٹر لیاقت علیخاں وزیر فنانس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ آئندہ نئے محکمے کھولنے سے قبل ہاؤس سے رائے لی جایا کرے گی

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے اس اطلاع کی تردید کر دی ہے کہ وہ عنقریب سیر کے لئے دورہ کریں گے

نیویارک ۳۱ اکتوبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا معاملہ ایک گول میز کانفرنس میں پیش کیا جائیگا۔

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ:- زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح بنا دیتی ہیں دو ہفتہ دس ساڑھے سات روپے ایک ماہ کا کورس ... روپے
طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم کرنالوی لکھتے ہیں:۔
"میری آنکھیں کمزور رہتی تھیں۔ میں نے دواخانہ نور الدینؓ قادیان سے سرمہ مبارک لے کر استعمال کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت فائدہ ہوا"
ماسٹر عبد الرحمن نومسلم کرنالوی
سکنہ قصبہ پونڈری کرنال حال مقیم مہمانخانہ قادیان
سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے ۸ آنے
پتہ ملنے کا:- دواخانہ نور الدینؓ قادیان